

متعدد سنتوں اور آداب کے بیان پر مشتمل تالیف

سنتیں اور آداب

(ترجمہ و اضافہ کے ساتھ)



SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
اِن شاءَ اللہ عزوجل جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

اے اللہ عزوجل ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے
اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُسْتَطْرَف، ج۱ص۴۰۔دار الفکر بیروت)

نوٹ:۔ اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے۔



طالبِ غمِ مدینہ
بقیع ومغفرت

۱۳ / شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"سنتیں اور آداب" کے بارہ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ

(ترجمہ) مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲،ج۶،ص۱۸۵)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1 ہر بار حمد و
2 صلوٰۃ اور
3 تعوّذ و
4 تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)
5 رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔
6 حتَّی الوسع اِس کا باوُضو مطالعہ کروں گا۔
7 قرآنی آیات اور
8 اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔
9 جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور
10 جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پڑھوں گا۔
11 (اپنے ذاتی نسخے پر) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔
12 کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کیلئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "المدینۃ العلمیۃ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:۔

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب (۳) شعبۂ اصلاحی کتب (۴) شعبۂ تفتیشِ کتب (۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب۔

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزّوجل دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو دِن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبی مکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عنِ العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَحَبَ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث ۲۶۸۷، ج۴، ص۳۰۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ایسے نازک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دِینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، لادِینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچارہا ہے، گلشنِ اسلام پر خزاں کے بادل مَنڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرتِ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاَۃِ شَہِیْدٍ

یعنی فسادِ اُمت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔

(کتاب الزھد الکبیر للامام البیہقی، الحدیث ۲۰۷، ج۱، ص۱۱۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)

زیرِ نظر کتاب ''سنتیں اور آداب'' میں تقریباً 23 عنوانات کے تحت سنتیں اور آداب بیان کئے گئے ہیں تا کہ مختصر مطالعے کے بعد بھی قدرِ کفایت معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت و دیگر تالیفات سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ حتی المقدور رِوایات کے حوالہ جات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔

اس کتاب کو شعبہ اِصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کے مدنی اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب

(مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۸۸) بد قسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتداء کرنے کے بجائے "آدابِ عرض۔۔۔کیا حال ہے؟۔۔۔مزاج شریف۔۔۔صبح بخیر۔۔۔شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔ رُخصت ہوتے وقت بھی "خدا حافظ ۔۔گڈ بائی۔۔ٹاٹا" وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہئے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔

سلام کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

۱ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عزّوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۹)

۲ سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔ اللہ عزّوجل ارشاد فرماتا ہے:۔

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا (پ۵۔النساء:۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔

۳ سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں: وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عزّوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۹)

۴ سلام کرنا حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ عزّوجل نے حضرت سیّدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور سے سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے جواب دیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَۃُ اللہِ" اور انہوں نے "وَ رَحْمَۃُ اللہِ" کے الفاظ زائد کہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ۶۲۲۷، ج۴، ص۱۶۴)

5. عام طور پر معروف یہی ہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" ہی سلام ہے۔ مگر سلام کے دوسرے بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آکر صرف کہے "سلام" تو بھی سلام ہو جاتا ہے اور "سلام" کے جواب میں "سلام" کہہ دیا، یا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" ہی کہہ دیا، یا صرف "وَ عَلَیْکُمْ" کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۳)

6. سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۴۸)

7. ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، الحدیث ۶۲۳۶، ج ۴، ص ۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو جب بس میں سوار ہوں، کسی اسپتال میں جانا پڑ جائے، کسی ہوٹل میں داخل ہوں جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اِکٹھے ہوں، سلام کر دیا کریں۔ یہ دو الفاظ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں، مگر ان کے فوائد و ثمرات بہت ہی زیادہ ہیں۔

8. بعض صحابہ علیہم الرضوان صرف سلام کی غرض سے بازار میں جایا کرتے تھے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ راوی کہتے ہیں جب ہم چل پڑتے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس ردی فروش، دکاندار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ایک دن میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا۔ میں نے عرض کیا، بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کیلئے رُکتے ہیں، نہ سامان کے متعلق پوچھتے ہیں، نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا، اے بڑے پیٹ والے! (سیّدنا طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ہیں۔ (ریاض الصالحین، کتاب السلام، باب فضل السلام والامر بافشاءہ، الحدیث ۸۵۰، ص ۲۴۹)

9 بات چیت شروع کرنے سے پہلے سلام کرنے کی عادت بنانی چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ" یعنی سلام بات چیت سے پہلے ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان۔۔۔الخ، باب ماجاء فی السلام۔۔۔الخ، ج۴، ص۳۲۱)

10 چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص۱۱۹۱)

11 پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۵)

12 جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں "عَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَام" یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔ حضرت غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرا سلام عرض کر۔ اس نے کہا، میں آپ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو گیا اور میں نے عرض کی، سرکار! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے والد صاحب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں۔ حضور سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "عَلَیْكَ وَعَلٰی اَبِیْكَ السَّلَام" یعنی تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام، الحدیث ۵۲۳۱، ج۴، ص۴۵۸)

13 سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزّوجل کا مقرب ہے۔ حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج۴، ص۴۴۹)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! دو آدمی آپس میں ملیں تو کون پہلے سلام کرے؟ فرمایا، جو ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب فضل الذی یبدء بالسلام، الحدیث ۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۸)

14 سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا، پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج۶، ص۴۳۳)

15 جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر خالی گھر میں داخل ہوں تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" کہیں یعنی اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ہر مومن کے گھر میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما رہتی ہے۔ (شرح شفاء، الباب الرابع، ج۲، ص۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کیلئے برکت کا باعث ہوگا۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجآء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج۴، ص ۳۲۰)

گھر میں جب داخل ہوں اس وقت بھی سلام کریں اور جب رُخصت ہونے لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو۔ جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رُخصت ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج۲، ص۱۶۵)

16 آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے "میں چلتا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ اچھا۔۔۔ بائی بائی" وغیرہ کلمات کہتا ہے لہٰذا مجلس کے اختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی التسلیم عند القیام وعند القعود، الحدیث ۲۷۱۵، ج۴، ص ۳۲۴)

17 اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہا۔ تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کرکے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۸۹)

حضرت مولا علی كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے روایت ہے، جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب ماجآء فی رد واحد عن الجماعۃ، الحدیث ۵۲۱۰، ج۴، ص ۴۵۲)

18 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں ۔۔۔۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ کہنے سے بیس نیکیاں ۔۔۔۔ جبکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضرِ خدمت ہوا، اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا، تیس نیکیاں ہیں۔
(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما فی فضل السلام، الحدیث ۲۶۹۸، ج۴، ص۳۱۵)

19 اعلیٰ حضرت ، امامِ اہلسنّت ، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹ پر فرماتے ہیں، کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَ رَحْمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَ بَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ کہے۔ اور اگر اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وَ بَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

20 جو سو رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام کریں چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص۱۱۳۶)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا!
(ذوقِ نعت)

21 زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ٩٢)

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ بنو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ٢٧٠٤، ج ٤، ص ٣١٩)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ساتھ ہاتھ بھی اُٹھادیا تو پھر مضایقہ نہیں۔ (احکام شریعت، ص ٦٠)

22 سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص ٩٠)

23 سلام کا فوراً جواب دینا واجب ہے۔ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ گار ہو گا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا، توبہ بھی کرنا ہو گی۔ (رد المحتار مع درِ مختار، ج ٩، ص ٦٨٣)

24 جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص ٩٢)

25 غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب نہیں، جواب میں فقط "وَعَلَيْكُمْ" کہہ دیں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص ٩٠)

26 سلام کرتے وقت حد رکوع تک (اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) جھک جانا حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص ٩٢)

بد قسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

27 بُڑھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص ٩٠)

28 جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دِیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل۔۔۔ الخ، الحدیث ٥٢٠٠، ج ٤، ص ٤٥٠)

29 خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو "السلام علیکم" لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

30 اگر کسی نے آپ کو کہا، "فلاں کو میرا سلام کہنا" تو آپ خود اسی وقت جواب نہ دے دیں۔ آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

31 اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے:

اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَام

اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں: عَلَيْكِ وَ عَلَيْهَا السَّلَام

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَام

اگر پہنچانے والی عورت اور بھیجنے والا مرد ہو: عَلَيْكِ وَ عَلَيْهِ السَّلَام

(ان سب کا ترجمہ یہی ہے "تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی")

32 جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذکر و دُرود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں نہ ان پر جواب واجب ہے۔ (الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۵)

امام اہلسنّت، مجددِ دین و ملت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۹ پر لکھتے ہیں، ذاکر پر سلام کرنا مطلقاً منع ہے اور اگر کوئی کرے تو ذاکر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم و اعظم ہے۔

33 کوئی اسلامی بھائی درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے اسکو سلام نہ کریں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

34 اجتماع میں بیان ہو رہا ہے، اسلامی بھائی سن رہے ہیں آنے والا سلام نہ کرے۔

35 جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے، یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے جائے پیشاب سکھانے کیلئے ٹہل رہا ہے، غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے، گانا گا رہا ہے، کبوتر اُڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

36 جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو ان پر جواب واجب نہیں۔ (ایضاً)

37 کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں تو جواب دے دے۔

38 سائل (بھکاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی غرض سے آیا ہو)۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

مصافحه اور معانقه کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقتِ ملاقات مصافحہ کرنا سنتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۵)

حضرت ابو الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا کہ مصافحہ (ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروج تھا؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، ہاں۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب المصافحہ، الحدیث ۶۲۶۳، ج۴، ص۱۷۷)

1 آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دُور ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجاء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳، ج۲، ص۱۷۱)

2 ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والوں کیلئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالٰی کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کردے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالٰی کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی عزوجل کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہوجاؤ! تمہاری مغفرت ہوگئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج۴، ص۲۸۶)

3 اسلامی بھائیوں کے آپس میں مصافحہ کرنے کی برکت سے دونوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۵۰، ج۶، ص ۴۷۳)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۴۴، ج۶، ص ۴۷۱)

4 سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائی نے سرکارِ پُر وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب اہلِ یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۲۱۳، ج۴، ص ۴۵۳)

5 سلام کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت (سلام کرنا) یہ ہے کہ مصافحہ بھی کیا جائے۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجآء فی المصافحہ، الحدیث ۲۷۴۰، ج۴، ص ۳۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا حسنِ اخلاق میں سے ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہیں۔ (شعب الایمان، باب حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۴، ج۶، ص ۲۵۳)

6 خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی المعانقۃ والقبلۃ، الحدیث ۲۷۴۱، ج۴، ص۳۳۵)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرطِ شفقت سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا لیا۔ چنانچہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، جس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملتے تھے کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے ساتھ مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا، میں کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں ملا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ مصافحہ کرتے (یعنی میں نے جب بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ ضرور فرمایا) ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا۔ میں اپنے گھر میں موجود نہ تھا۔ جب میں آیا مجھے خبر دی گئی۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخت پر رونق افروز تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ بہت بہتر ہوا اور بہتر۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المعانقۃ، الحدیث ۵۲۱۴، ج۴، ص۴۵۳)

حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو ان کو بھی گلے لگا لیا چنانچہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے تو گلے سے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلہ ما بین العینین، الحدیث ۵۲۲۰، ج۴، ص۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں کو چومنے کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک واقعہ مروی ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، مافی قبلۃ الید، الحدیث ۵۲۲۳، ج۴، ص۴۵۶)

جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے۔ حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیّدنا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مشائخ و بزرگانِ دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا، ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

؎ رحمت حق "بہا" نہ می جوید رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ عزّوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عزّوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ (ایضاً)

7 دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

8 جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷)

9 رُخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ کریں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں، اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

10 فقط اُنگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

11 مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

12 مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُم یعنی اللہ عزّوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

13 ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۸۲)

14 گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

15 صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہئے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

16 عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

17 عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

18 مصافحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۹)

19 ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محل فتنہ نہ ہو، اگر معاذاللہ شہوت کیلئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں چومے یا نعوذباللہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔ (ملخصاً بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

20 والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

21 عالمِ باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر وہ عالم یا نیک شخص بذاتِ خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ اور اگر کوئی تعظیماً کھڑا نہ ہو تو ہرگز ہرگز دل میں کدورت (میل) نہ لائیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلاضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلا ضرورت بولنا بہت بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہٰذا ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

١ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کرلیتا چنانچہ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کرلیتا تھا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ٢٦٢٦٩، ج ١٠، ص ١١٥)

٢ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءاللہ عزّوجل دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔

٣ چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، معیوب ہے۔

٤ دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ٩، ص ٥٤٩)

٥ بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

٦ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کردیں۔

٧ کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہوسکتی ہے۔

٨ بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے)۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ٦، ص ٤٠٢)

٩ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

10 سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جب تم کسی دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ٤١٠١، ج ٤، ص ١٢٢)

11 حدیثِ پاک میں ہے "جو چپ رہا اس نے نجات پائی"۔ (شعب الایمان ، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عمالا یعنیہ، الحدیث ۴۹۸۳، ج۴، ص ۲۵۴، جامع الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب(نمبر ۵) الحدیث ۲۵۰۹، ج۴، ص ۲۲۵)

12 کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہئے۔ اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ "یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو"۔ یعنی اسطرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں، الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں، مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کئے جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک بھی سمجھ نہ آئے گا۔

13 اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روکے رکھیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجات کیا ہے؟ فرمایا، اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔ (جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث ۲۴۱۴، ج۴، ص ۱۸۲)

14 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زبان کو صحیح استعمال کیا تو اس کا جو کچھ فائدہ ہوگا وہ سارا ہی جسم پائے گا اور اگر یہ سیدھی نہ چلی کسی کو گالی وغیرہ دے دی تو زبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی دیگر اعضاء کی ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۱۹۰۸، ج۴، ص ۱۹۰)

15 آپس میں ہنسی مذاق کی عادت کبھی مہنگی پڑجاتی ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دِلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور برے افعال کی بنیادیں دلوں میں استوار ہوجاتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، باب پیدا کردن ثواب خاموشی، ج ۲، ص ۵۶۳)

16 بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کریں، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیں اور یاد رکھیں کہ اپنے بھائی کو گالی دینا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، رکن سوم باب فحش، آفتِ پنجم گفتن است، ج ۲، ص ۵۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست واحباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے؟ دعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب کرنے وغیرہ کے حوالے سے متعدد سنتیں اور آداب ہیں۔

١ اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام کریں۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کرکے جاؤ۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و ۔۔۔ الخ، فصل فی السلام من خرج من بیتہ، الحدیث ٨٨٤٥، ج٦، ص٤٤٧)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ القوی مرأۃ المناجیح، جلد٦ صفحہ ٩ پر تحریر فرماتے ہیں، بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اوّل دن میں جب پہلی بار گھر میں ہوتے تو بسم اللہ اور قل ہو اللہ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور رِزق میں برکت بھی۔

٢ اللہ عزوجل کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ عزوجل کے ذکر کئے داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج کی رات یہیں گزرے گی۔ اور جب کھانے کے وقت اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے، تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامہا، الحدیث ٢٠١٨، ج٣، ص١١١٦)

3 جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں برکت ہی برکت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہِ" تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور جب انسان کہتا ہے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" تو فرشتے کہتے ہیں اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے "تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ" تو فرشتے کہتے ہیں، اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور خدا عزّوجل کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہو گیا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث ۳۸۸۶، ج۴، ص ۲۹۲)

4 جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔ (ملخصاً بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (صحیح مسلم، کتاب الاستئذان والادب، الحدیث ۲۱۵۳، ص۱۱۸۶)

5 جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سلام کیساتھ ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی الاستئذان، الحدیث ۸۸۱۶، ج۶، ص ۴۴۱)

گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ فوراً گھر میں باہر والے کی نظر نہ پڑے۔ آنے والا باہر سے سلام کر رہا ہو، اجازت چاہ رہا ہو اور صاحبِ خانہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر لے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اجازت طلب کرنے کا حکم آنکھ کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ (اس لئے کہ اہلِ خانہ کی نجی زندگی کے اسرار منکشف نہ ہو سکیں)۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۲۱۵۶، ص۱۱۸۹)

۵ جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح اجازت مانگیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۴۶) حضرت رِبعی بن حراش رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ہمیں بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا، باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، کیا میں داخل ہوسکتا ہو؟" اس آدمی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا، "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۷، ج۴، ص۴۴۳)

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں حضور سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ میں جب اندر داخل ہوا اور سلام عرض نہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، لوٹ جاؤ اور یہ کہو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۶، ج۴، ص۴۴۲)

۶ اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کیلئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود "اجازت" ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے، اور وہ ایلچی (یعنی قاصد) کے ساتھ آئے یہ اس کا اِذن (اجازت) ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کا کسی کو بلانے کیلئے بھیجنا اس کی طرف سے اجازت ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرجل اذا دعی أیکون ذلک اذنہٗ، الحدیث ۵۱۸۹، ج۴، ص۴۴۷)

۸ اپنی موجودگی کا احساس دِلانے کیلئے کھنکارنا چاہئے جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ج۴، ص۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرور تا دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہئے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہوسکیں۔

9 اگر دروازے پر پردہ نہ ہو تو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے پھر فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" اور یہ اس لئے کہ ان دِنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، فصل کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج ۴، ص ۴۴۶)

10 جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو پوچھے کون ہے؟ باہر والا "میں" نہ کہے جیسا کہ آجکل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا نام بتائے۔ جواباً "میں" کہنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳)
جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا، میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کی "میں"۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "میں، میں کیا؟" گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، الحدیث ۶۲۵۰، ج ۴، ص ۱۷۱)

11 کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہئے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھانکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم، بغیر اذنہم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

اسی طرح کسی موقع پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درِ دولت پر جلوہ فرما تھے اور کسی نے جب سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہارِ ناراضگی فرمایا۔ جیسا کہ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا، اگر میری توجہ اس طرف ہوتی کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کی کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر سے بچاؤ کیلئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم، بغیر اذنہم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے گھروں کے دروازے یا کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں یا ان پر کوئی سادہ سا پردہ وغیرہ ڈال دینا چاہئے جس کی وجہ سے بے پردگی نہ ہو۔

12 گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل آزاری ہو۔ ہاں، اگر ناجائز بات دیکھیں، مثلاً جانداروں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھادیں۔ ہوسکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

13 جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہوگی۔

14 واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دعا بھی کریں اور شکریہ بھی ادا کریں۔

15 سلام کرنے کے بعد رُخصت ہوں۔

16 گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ" کہیں کہ مومنوں کے گھر میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

17 جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اللہ عزّوجل کے نام سے، اللہ عزّوجل ہی کی طرف سے طاقت و قوت ہے اللہ عزّوجل ہی کے بھروسے پر۔

(مشکوۃ المصابیح، الحدیث ۲۴۴۳، ج ۱، ص ۴۵۶)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

سفر کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو توراہِ خدا عزّوجل میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا ہم کو شش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

1 ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوہ فوّرّی۔۔۔الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶)

2 اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الدرجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰)

3 اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج۳، ص۵۱، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگرانِ قافلہ خوش اخلاق، جذبہ اخلاص وایثار سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہئے۔ اپنے ہم سفر اسلامی بھائیوں کی دیکھ بھال کرے۔ بالفرض اگر شرکاء قافلہ کسی بات پر ناراض بھی ہو جائیں، آپس میں کوئی چپقلش یا رنجش بھی ہو جائے تو حکمتِ عملی کے ساتھ معاملات کو سلجھادے مگر عدل و انصاف کا دامن بھی نہ چھوڑے۔ نیز مامور بھائیوں کو بھی چاہئے کہ جہاں تک شریعت کے مطابق نگرانِ قافلہ ہدایات دے ان کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ سفر میں حوصلہ بلند رکھنا چاہئے۔ بعض اوقات سفر کی تھکان کے سبب یا آپس میں اختلافِ رائے کی وجہ سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان مواقع پر صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑیں۔ پیار و محبت سے سارے معاملات کو سلجھاتے چلے جائیں۔

۴ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹)

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کیلئے آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ (المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب بروا اباکم تبرکم۔۔۔الخ، الحدیث ۷۳۴۰، ج۵، ص۲۱۳)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن جب لوگ حساب کیلئے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادِی اعلان کرے گا، جس کا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اُٹھے اور جنت میں داخل ہوجائے۔ (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر دوسری مرتبہ اعلان کرے گا، جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔ (لوگ حیرانی سے پوچھیں گے) اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟ جواب ملے گا، (وہ) جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔ منادی پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا، جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہوجائے۔ پس اتنے اتنے ہزار کھڑے ہونگے اور بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوجائینگے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۹۸، ج۱، ص۵۴۲)

۵ لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَ قُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔ پھر اپنی مسجد سے رُخصت ہوں۔ اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

۶ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عزوجل کے حوالے کرکے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ بلکہ ہوسکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں:۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَ دَائِعَهٗ

میں تم کو اللہ عزوجل کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزوۃ ووداعھم، الحدیث ۲۸۲۵، ج۳، ص۳۷۲)

۶ سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں:۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔

(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔

(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا جبیر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو:۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔

(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔

(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بسم اللہ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔

حضرت سیّدنا جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (کنز العمال، کتاب السفر، فصل فی آداب الوداع، آداب متفرقۃ، الحدیث ۱۷۴۵۰، ج۶، ص ۳۱۴)

8 ٹرین یابس وغیرہ میں بِسْمِ اللہِ ، اَللہُ اَکْبَرُ اور سُبْحَانَ اللہِ تین تین بار، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار پھر کہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (پ۲۵۔ سورۃ الزخرف:۱۳،۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عزّوجل کی طرف پلٹنا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۱۰، ص۷۲۸)

9 جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، اِن شاءاللہ عزّوجل ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔

بِسْمِ اللہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا ربّ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(المرجع السابق، ص۷۲۹)

10 دورانِ سفر ذِکر اللہ عزّوجل کرتے رہیں۔ ٹرین یابس وغیرہ میں بِسْمِ اللہِ ، اَللہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللہِ سب تین تین بار، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر ودُرود کا وِرد رکھیں یا اس عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"۔ اگر ہم دورانِ سفر ذکرُاللہ عزّوجل میں مصروف رہیں گے تو فرشتہ راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللہ عزّوجل گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہو گا جیسا کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سفر کے دوران اللہ عزّوجل کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عزّوجل اس کیلئے ایک فرشتہ محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عزّوجل اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۳)

راہِ خدا عزّوجل میں سفر کرنے کا ثواب

حضرتِ سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا چہرہ راہِ خدا عزّوجل میں گرد آلود ہو جائے اللہ عزّوجل اسے قیامت کے دن جہنم کے دھویں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا عزّوجل میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عزّوجل اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔ (المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۲، ج۸، ص۹۶)

۱۱ جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اُتریں۔ کیونکہ حضرت سیّدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اُترتے تو منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اُترتے تو مل کر ٹھہرتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر، الحدیث ۲۶۲۸، ج ۳، ص ۵۸)

۱۲ دورانِ سفر اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی چاہئے۔ ان شاء اللہ عزّوجل اس میں ثواب زیادہ ہو گا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی دوسروں کی مدد کریگا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہے تو وہ اسکو دیدے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ حتی کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ج ۲، الحدیث ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

۱۳ جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا سنت ہے۔ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا، جب ہم بلندی پر چڑھتے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اُترتے تو "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفاً، الحدیث ۲۹۹۴، ج ۲، ص ۳۰۷)

۱۴ مسافر کو چاہئے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اسکی دعاء قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعاء بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین قسم کی دعائیں مستجاب (مقبول) ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے کیلئے دعا۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماذکر فی دعوۃ المسافر، الحدیث ۳۴۵۹، ج ۵، ص ۲۸۰)

15 منزل پر اتریں تو وقتاً فوقتاً یہ پڑھا پڑھیں ان شاءاللہ عزّوجل ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(ترجمہ) اللہ عزّوجل کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج۶، ص ۳۰۱)

16 جب دشمن کا خوف ہو۔ سورۃ "لِاِیْلٰف" پڑھ لیں۔ ان شاءاللہ عزّوجل ہر بلاء سے امان ملے گی۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۰)

17 جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں:۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ

(ترجمہ) اے اللہ عزّوجل کے بندو! میری مدد کرو۔

(الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۲)

18 سفر سے واپسی پر گھر والوں کیلئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کیلئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص ۳۰۱)

19 سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت ہے۔ حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لیجاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نمازِ نفل) ادا فرماتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر، الحدیث ۳۰۸۸، ج۲، ص ۳۳۶)

مدنی قافلے میں سفر کی 72 نیتیں

از شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(۱) اصل مقصود یعنی مدنی قافلے میں سفر کروں گا (۲) اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا (۳) پلّے سے کھاؤں گا (۴) سواری کی دعا پڑھوں گا (۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملی تو اپنی نشست پر بااصرار بٹھاؤں گا (۶،۷) کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئیگا تو اس کیلئے نشست خالی کردوں گا (۸) مدنی قافلے والوں کی خدمت کروں گا (۹) امیر قافلہ کی اطاعت کروں گا (۱۰،۱۱،۱۲) زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی، فضول نگاہی سے بچوں گا اور بھوک سے کم کھاؤں گا (۱۳) سفر میں ہر موقع پر مدنی انعامات پر عمل جاری رکھوں گا (۱۴،۱۵،۱۶) وضو، نماز اور قرآنِ پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہونگی وہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر دُرست کروں گا (جاننے والا نیت کرے کہ سکھاؤں گا) (۱۷،۱۸) سنتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور (۱۹) دوسروں کو سکھاؤں گا اور (۲۰) ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا (۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵) تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ با جماعت ادا کروں گا (۲۶) تہجد (۲۷،۲۸) اشراق وچاشت اور (۲۹) اوّابین کی نمازیں پڑھوں گا (۳۰،۳۱) ایک لحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، اللہ اللہ کرتا رہوں گا، دُرود شریف پڑھتا رہوں گا (دورانِ درس و بیان بغیر پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے) (۳۲) صدائے مدینہ لگاؤں گا یعنی نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگاؤں گا (۳۳،۳۴،۳۵) راستے میں جب جب مسجد نظر آئے گی تو اس کی زیارت کروں گا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھوں گا، موقع ملا تو صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دوسروں کو بھی درود شریف پڑھاؤں گا (۳۶،۳۷) بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی نگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دعا پڑھونگا (۳۸،۳۹،۴۰) مسلمانوں کو سلام کر کے ان سے پر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا (۴۱) خوب انفرادی کوشش کروں گا (۴۲،۴۳) ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کیلئے مسلمانوں کو تیار کروں گا (۴۴) نیکی کی دعوت دوں گا (۴۵) درس دوں گا (۴۶) موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا (۴۷،۴۸) جہاں قافلہ جائے گا وہاں کے کسی بزرگ کے مزار شریف پر مدنی قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا (۴۹) سنّی عالم کی زیارت کروں گا (۵۰) اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا (۵۱) اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیر قافلہ کے مشورے سے اس کی مالی امداد کروں گا (۵۲،۵۳،۵۴) سفر میں اپنے لئے، اپنے گھر والوں کیلئے اور اُمتِ مسلمہ کیلئے دعائے خیر کروں گا (۵۵،۵۶) جس مسجد میں قیام ہو گا اس مسجد اور وہاں کے وضو خانے کی صفائی کروں گا (۵۷) اگر کسی نے

بلاوجہ سختی کی تب بھی صبر کروں گا (۵۹،۵۸) تھکن وغیرہ کے سبب غصہ آگیا تو زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا (۶۰،۶۱،۶۲) اگر مسجد میں مدنی قافلہ کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اس کو اپنے اخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا (۶۳) اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اس سے جھگڑا نہ کر کے حدیثِ پاک میں دی ہوئی بشارتِ مصطفےٰ کا حقدار بنوں گا "جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اس کیلئے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا"۔ (جامع الترمذی، کتاب البر و الصلہ، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ج۳، ص۴۰۰) (۶۵،۶۴) اگر کسی نے ظلماً مارا بھی تو جوابی کارروائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عزوجل میں مار کھانے والی سنتِ بلالی ادا ہوئی (۶۶،۶۷،۶۸) اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اسی وقت احسن طریقے پر معافی مانگوں گا (۶۹،۷۰،۷۱) چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا زیادہ امکان رہتا ہے لہٰذا واپسی پر انتہائی لجاجت کے ساتھ فرداً فرداً معافی تلافی کرونگا (۷۲) سفر سے واپسی پر گھر والوں کیلئے تحفہ لیجانے کی سنت ادا کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کیلئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص۳۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ مدنی انعامات پر عمل کرتے رہئے، دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جس مسجد میں، جس نماز کے بعد شروع ہوتا ہو وہ نماز اُسی مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کر کے اجتماع میں آخر تک شرکت فرمائیں۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں یکمشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر ۳۰ دن میں کم از کم ۳ دن سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں ضرور سفر کرے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں جب کبھی سفر درپیش ہو تو پورا سفر سنتوں کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں بار بار حرمین طیبین کا مبارک سفر نیز عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر نصیب فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قافلے میں چلو

کلام: شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو　　پاؤگے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو　　ہے بتادوں تمہیں قافلے میں چلو
آنکھ بے نور ہے دِل بھی رنجور ہے　　ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام　　لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لا جَرم　　مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو　　رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو
ربّ کے در پر جھکیں التجائیں کریں　　بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو
دِل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے　　آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعاء　　پاؤگے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا درماں ملے آئیں گے دِن بھلے　　ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں　　دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ　　کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو　　پاؤگے رفعتیں قافلے میں چلو
تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو　　چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں　　چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو
کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں　　چاہے اولے پڑیں قافلے میں چلو
بارہ ماہ کیلئے تیس دن کیلئے　　بارہ دِن دے ہی دیں قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے تین دن کیلئے　　ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو　　قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

فون پر بات ہو یا ملاقات ہو — سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں — سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دَرس دیں یا سُنیں یا بیان جو کریں — بعد اعلاں کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول — آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے لینے دعا — آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا — خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ — خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں — خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں — خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
بخش دے میرے مولیٰ تُو ان کو کہ جو — خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطارؔ کی — قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد!

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سنت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباعِ سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہئے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دُنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔ (جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، الحدیث ۱۷۶۳، ج۳، ص ۲۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) لہٰذا ہم رات کو جب بھی سویا کریں ہمیں سرمہ لگانا نہ بھولنا چاہئے۔ سوتے وقت سرمہ لگانے میں یہ مصلحت ہے کہ سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مسامات میں سرایت کرکے آنکھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سرمہ اِثمد بہتر ہے

ابن ماجہ کی روایت میں ہے، تمام سرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، الحدیث ۳۴۹۷، ج۴، ص۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ اثمد کی فضیلت کیلئے یہی کافی ہے کہ یہ سرمہ آمنہ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلارے، ہم بے کسوں کے سہارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے خود بھی استعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اس کے استعمال کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہٰذا ہوسکے تو سرمہ اثمد ہی استعمال کرنا چاہئے۔ احادیثِ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرمہ اثمد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اُگاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اِثمد اصفہان میں پایا جاتا ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بہر حال اثمد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

سرمہ لگانے کا طریقہ

حدیثِ بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور "شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ۔۔۔ الخ، ص۷۷)

لہٰذا ہمیں بھی مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کرنے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔ (المرجع السابق، الفصل الثالث، فی صفۃ شعرہ۔۔۔ الخ، ص۸۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آچھی آچھی" کرلیا۔ ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ ایسا نہیں ہے، اس کی بھی سنتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئیں۔

1 چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔ (شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، الحدیث ۹۳۵۵، ج۷، ص ۳۲)

2 جب چھینک آئے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہیں گے تو فرشتے "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہیں گے۔ اگر آپ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کسی کو چھینک آئے اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو فرشتے کہتے ہیں "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۳۴۷۱، ج۲، ص ۳۰۵)

3 چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا سنت ہے بہتر یہ ہے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کردی تو گنہگار ہوگا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

4 جواب سن کر چھینکنے والا کہے "یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ" (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے "یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" (اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب مایحل ومالایحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص ۳۲۶)

5 چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب مایحل ومالایحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص ۳۲۶)

6 چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے تو دوبارہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" (اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے)۔ اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، اسے زکام ہو گیا ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء کم یشمت العاطس، الحدیث ۲۷۵۲، ج ۴، ص ۳۴۱)

7 جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو تم اس کیلئے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہو۔ اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو تم بھی یَرْحَمُکَ اللّٰہ نہ کہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب تشمیت العاطس و کراہیۃ التثاوب، الحدیث ۲۹۹۲، ص ۱۵۹۲)

8 بڑھیا کی چھینک کا جواب مرد، زور سے دے اور جوان عورت کا جواب دل میں دے۔ (البتہ اتنی آواز ضروری ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے) (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

9 چھینکنے والا دیوار کے پیچھے ہو جب بھی جواب دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

10 کئی اسلامی بھائی موجود ہوں اور بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (المرجع السابق، ص ۱۰۳)

11 نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۴۹)

12 آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب مایحل ومالایحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

13 کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (اللہ عزوجل تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج۵، ص۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہئے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی دُرست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہئے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو باطن کو بھی کینۂ مسلم، غرور و تکبر، بغض و حسد وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کیلئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے متعلق مدنی پھول ملاحظہ ہوں۔

چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں، مونچھیں اور ناخن تراشنا، بغل کے بال اُکھاڑنا اور موئے زیرِ ناف مُونڈنا۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اُکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مُونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کرلینا چاہئے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دُور کرنا مستحب ہے۔ پندرھویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کرہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کیلئے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔ (شعب الایمان، باب فی الطہارت، فصل الوضوء، الحدیث ۲۷۶۳، ج۳، ص ۲۴)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے یہاں بیان کئے جاتے ہیں ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے ان شآءاللہ عزّوجل سنت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کبھی ایک پر عمل کرلیں کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔ چنانچہ ذیل میں دونوں طریقے پیش کئے جاتے ہیں:۔

1 مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور اُلٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵)

2 دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ

بہارِ شریعت میں "دُرِّ مختار" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اُسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

3 دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہئے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ معاذاللہ (رد المحتار مع در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۶۸)

4 لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، اصل دوم در طہارت، ج ۱، ص ۱۶۸)

5 ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہئیں۔ بیت الخلا یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۶۸)

5 ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھولینے چاہئیں۔

6 بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۱)

8 ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء۔۔۔ الخ، ج۵، ص۳۵۸)

9 گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰) یعنی جب کہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔ ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈا دیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج۲، ص۱۸۷)

10 اَبرو کے بال اگر بڑے ہو جائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

11 داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (رد المحتار، ج۹، ص۶۷۱) امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۶ پر لکھتے ہیں، داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہر گز پسندیدہ نہیں۔

12 ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

13 سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا مونڈنا اچھا نہیں۔ (المرجع السابق)

14 داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷) مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۱)

15 مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض اسلاف رحمہم اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء۔۔۔ الخ، ج۵، ص۳۵۸)

16 مرد کو چاہئے کہ موئے زیر ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۶)

17 اس کام کیلئے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد و عورت دونوں کو جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

18 موئے زیر ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

19 جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

20 اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۸۱)

21 انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں اپنے ظاہر و باطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور
اس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں ان تمام سنتوں پر خوش دِلی سے عمل کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دو دَرد سنتوں کا پئے شاہِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اُمت کے دل سے لذتِ فیشن نکال دو

(مغیلانِ مدینہ، ص۲۸)

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لو تک اور بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(حدائقِ بخشش)

١ چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے کہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شبِ اسراء کے دولہا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔

دیکھو قرآں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

(حدائقِ بخشش، ص۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ بال بڑھنے اولی چیز ہے۔ اس لئے جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

٢ چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھئے کہ حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء باب فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۳، ص۱۷)

٣ چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھایئے کہ اُمّ المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء باب فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۵، ص۳۵)

۶ سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے۔ جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں، بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر پورے ہی بال رکھے۔ آج کل جو چھوٹے چھوٹے بال رکھے جاتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا سنت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی تراش خراش والے بال رکھنے کی بجائے ہمیں چاہئے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے سر پر آدھے کانوں تک، کانوں کی لو تک یا اتنی بڑی زُلفیں رکھیں کہ شانوں کو چھولیں۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر آدھے کان سے یا ایک کان کی لو سے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے دوسرے کان کے نصف تک یا دوسرے کان کی لو تک لے جائیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، اب اس دھاگے سے نیچے جتنے بال آئیں وہ کٹوا دیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہم سب مسلمانوں کو خلافِ سنّت بال رکھنے اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سنت زُلفیں رکھنے والی "مدنی سوچ" عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

چنانچہ اب تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتوں اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے۔

1 مانگ سر کے بیچ میں نکالی جائے کہ سنت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

2 سر میں تیل ڈالنے سے قبل "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ لینا چاہئے۔

3 سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر اُلٹی کے۔ اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر۔ اب (پھر "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر) سر میں تیل ڈالیں۔ (ملخصاً شمائل رسول ﷺ، للامام النبہانی، الفصل الثالث فی متعلق شعرہ۔۔۔ الخ، ص ۸۱)

4 جب بھی تیل لگائیں تو عمامہ کے نیچے سر بند باندھئے۔ ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کیلئے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اسلئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا۔ (شمائل المحمدیہ، الحدیث ۳۲، ص ۴۰)

گزشتہ حدیثِ مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔ حضرت سیّدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر بند باندھنے کی سنت سے متعلق "شمائل ترمذی" میں ایک باب باندھا ہے۔

5 سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھَپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔ خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودار تیل تیار ہے۔ سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہئے۔

6 داڑھی میں اکثر غذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبُو دار رال بھی داخل ہو جاتی ہے اور اِس طرح بدبو آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

7 بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجد کے اندر "بدبو" پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا مدنی التجاء ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استعمال کرنے والے اسلامی بھائی حتی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتبار سے یا ضرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ میل کچیل، پسینہ اور تیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبو کے سبب کافی گِھن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مستقلاً کوئی مخصوص خوشبو یا بدبو ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

8 جن اسلامی بھائیوں کے سر پر بال ہوں ان کو چاہئے کہ ان میں کنگھا کیا کریں۔ حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر پورے بال ہیں، میں ان کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اور ان کا اکرام کرو۔ لہٰذا حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔ (مؤطاامام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث ۱۸۱۸، ج ۲، ص ۴۳۵)

9 بال بکھرے ہوئے نہ رکھیں۔ حضرت سیّدنا عطا ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ دو عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف اس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بال دُرست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بال درست کر کے واپس آیا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔ (مؤطاامام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث ۱۸۱۹، ج ۲، ص ۴۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ میں سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے درست رکھا کرو۔ بلکہ بیان کی گئی آخری حدیثِ پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے لباس کو پاک و صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں کو بھی درست رکھا کریں۔ بہر حال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہوا ہونا چاہئے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

مری ہر ہر ادا سے یا نبی سنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

10 کنگھا کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتداء کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے، شبِ اسرا کے دولہا، شافعِ روزِ جزا، سلطان انبیاء، محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع فرماتے جیسا کہ "ترمذی شریف" میں ہے کہ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے اور اسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے، نیز نعلین شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدم محترم نعل شریف میں داخل فرماتے۔ (جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ، الحدیث ۳۴، ج۵، ص۵۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدھی طرف سے وضو کرنا پسند فرماتے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کرتے وقت پہلے سیدھا ہاتھ مبارک دھوتے پھر بایاں۔ اسی طرح پاؤں مبارک دھوتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رکھا کرتے۔ نیز اس حدیثِ پاک میں کنگھا اور نعلین شریفین کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانب سے شروع کرنا منقول ہوا۔ یعنی سر اقدس اور داڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانب سے شروع کرتے، پھر بائیں جانب۔ نیز نعلین شریفین پہنتے وقت بھی پہلے سیدھے قدم مبارک کو نعل پاک میں داخل فرماتے پھر بائیں قدم مکرم کو۔ صرف ان تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدھی جانب سے ہی شروع کرنا پسند فرماتے۔ چنانچہ لباس پہننا، مسجد میں داخل ہونا، سر اور مونچھ وغیرہ کے بال تراشنا، مسواک کرنا، ناخن کاٹنا، آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، کسی کو کوئی چیز دینا یا کسی سے لینا، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ کام سیدھے ہاتھ سے سیدھی جانب سے کرنے چاہئیں۔

11 سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ریش مبارک میں کنگھا کرتے وقت آئینے میں اپناروئے انور ملاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے: "اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ" اے اللہ عزوجل! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۴۴۶، ج۹، ص۳۳۹)

یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کیلئے ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کیلئے دعا کرتے رہا کریں، ورنہ ہمارے سرکار عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسنِ اخلاق کے تو قرآن مجید میں چرچے ہیں۔ چنانچہ پ۲۹، سورۃ القلم، آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (پ۲۹۔القلم:۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُوبُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترى خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
(حدائق بخشش، ص۶۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سنت کے مطابق اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زینت کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اورآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن و مونچھیں تراشنے، سر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں "زِینت کی سنتیں اور آداب" بیان کئے جاتے ہیں تا کہ ہمارے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

١ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارک میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورتوں کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

٢ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

٣ اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

٤ لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ (رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸)

٥ بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸ ملخصاً)

٦ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا، ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۹ ملتقطاً)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک مُخَنَّثْ (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا، اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینہ منورہ سے نکال کر "نقیع" کو بھیج دیا گیا۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج۴، ص۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُخَنَّثْ نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کردیا۔ اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگالیا کرتے ہیں۔

اور ہاں! جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں، اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کرسکتیں۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج۱، ص ۵۴۰)

٦ جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

8 اپنے بچوں کو ایسے "باباسوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

9 خواتین اپنے شوہر کیلئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج۲، ص ۳۹۲)

10 ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۵۵)

میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعتِ مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنائیے جس سے اللہ عزّوجل کا قہر وغضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر

اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کا دیوانہ بنادے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے سرکار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مختار، شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت معطر معطر رہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک پسینہ بذاتِ خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک و عنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کیلئے
مجھ کو سلطانِ مدینہ ﷺ کا پسینہ چاہئے

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ پُر انوار میرے چہرہ پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطر دان سے نکلتی ہے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ۔۔۔الخ، ص۸۵)

عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "شمائل رسول ﷺ" میں ہے کہ ہمارے مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بو یعنی بدبو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسند فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے معطر معطر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعمال فرماتے تھے۔ (المرجع السابق، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ ﷺ، ص۸۷)

سر میں خوشبو لگانا سنت ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مشک" سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (المرجع السابق)

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں، میں اپنے سر تاج، ماہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیۃ، الحدیث ۵۹۲۳، ج۴، ص۸۱)

ایئر فریشنر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بد قسمتی سے آج کل دیسی خوشبو جات کا ملنا بے حد دُشوار ہو گیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل "ایئر فریشنر" کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق "ایئر فریشنر" کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہٰذا "ایئر فریشنر" کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے۔

خوشبو کا تحفہ

"شمائل ترمذی" میں ہے کہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ ردّ نہیں فرماتے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ردّ نہ فرماتے۔ (جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۱۶، ج۵، ص ۵۴۰)

"شمائل ترمذی" میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبو تیل اور (۳) دودھ۔ (المرجع السابق، الحدیث ۲۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کیلئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کا تحفہ ردّ نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہئے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

کون کیسی خوشبو استعمال کرے ؟

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث ۲۷۹۶، ج۴، ص ۳۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہئے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات۔ عورتوں کیلئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص ۱۱۳)

معلوم ہوا کہ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہئے جس کی خوشبو اُڑکر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔ اسلامی بہنیں حدیث ذیل سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ:

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عورت جب خوشبو لگاکر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراہیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، الحدیث ۲۷۹۵، ج۴، ص ۳۶۱)

خوشبو کی دھونی لینا

حضرت سیّدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے۔ یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملاکر دھونی لیتے اور فرمایا کہ میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہ، باستعمال المسک وانہ۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۲۵۴، ص ۱۲۳۷)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے میٹھے میٹھے غمخوار، دو عالم کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی معطر معطر فضاؤں اور معنبر معنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انھیں معطر معطر فضاؤں میں معطر معطر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوؤں میں عافیت کے ساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یا ربّ لقیع
کاش! ہوجائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(مغیلانِ مدینہ، ص ۹۹)

خوشبو لگانے کی 47 نیتیں

از شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(۱) سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے قبل بسم اللہ (۳) لگاتے ہوئے دُرود شریف اور (۴) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائکہ اور (۶) مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا (۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنتیں سیکھنے پر قوت حاصل کروں گا، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مثلاً اس طرح کہنا کہ "اِس کے لباس یا ہاتھوں یا منہ سے بدبو آرہی تھی" غیبت ہے) (۹) موقع کی مُناسَبَت سے یہ نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں مثلاً (۱۰) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا (۱۱) مسجد (۱۲) نمازِ تہجد (۱۳) جمعہ (۱۴) پیر شریف (۱۵) رَمَضانُ المبارَک (۱۶) عیدُ الفطر (۱۷) عید الاضحیٰ (۱۸) شبِ میلاد (۱۹) عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۰) جلوسِ میلاد (۲۱) شبِ معراجُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۲) شبِ براٗت (۲۳) گیارہویں شریف (۲۴) یومِ رضا (۲۵) درسِ قراٰن و (۲۶) حدیث (۲۷) تلاوت (۲۸) اَوراد و وظائف (۲۹) دُرود شریف (۳۰) دینی کتاب کا مطالعہ (۳۱) تدریسِ علمِ دین (۳۲) تعلیمِ علمِ دین (۳۳) فتویٰ نویسی (۳۴) دینی کتب کی تصنیف و تالیف (۳۵) سنتوں بھرے اجتماع (۳۶) و اجتماعِ ذکر و نعت (۳۷) قراٰن خوانی (۳۸) درسِ فیضانِ سنت (۳۹) عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (۴۰) سنتوں بھرا بیان کرتے وقت (۴۱) عالم (۴۲) ماں (۴۳) باپ (۴۴) مومنِ صالح (۴۵) پیر صاحب (۴۶) موئے مبارک کی زیارت اور (۴۷) مزار شریف کی حاضری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔

جتنی اچھی اچھی نیتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ نیت کا موقع بھی ہو اور وہ نیت شرعاً دُرست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

کھانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!   کھانا اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

1 ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔ حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحروبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہئے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اُٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج۴، ص۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں، اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلّی کرلینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۳۲)

2 جب بھی کھانا کھائیں تو اُلٹا پاؤں بچھادیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹)

3 کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیں۔ حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اُتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمہ، الفصل الثالث، الحدیث ۴۲۴۰، ج۲، ص۴۵۴)

4 کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب آداب الطعام۔۔۔الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص۱۱۱۶)

5 اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ"۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج۳، ص۴۸۷)

5 کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا۔

بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔

(فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج۱، ص ۲۷۴)

6 سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

8 اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرتِ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔ (صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیّدنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا (یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اُٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا) جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔ (صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام، ج۳، الحدیث ۵۳۷۶)

۹ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب لگانا مکروہ وخلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری، باب ماعاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹)

امام اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں، کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہئے مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ "گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں" یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کیلئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کیلئے کچھ اور منگوانا پڑیگا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۶۵۲)

کھانے کی 40 نیتیں

از شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

(۱،۲) کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ، منہ کا اگلا حصہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) (۳) عبادت (۴) تِلاوت (۵) والدین کی خدمت (۶) تحصیلِ علمِ دین (۷) سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر (۸) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت (۹) اُمورِ آخرت اور (۱۰) حسبِ ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سستی پیدا ہوتی، گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جنم لیتی ہیں) (۱۱) زمین پر (۱۲) دستر خوان بچھانے کی سنت ادا کر کے (۱۳) سنت کے مطابق بیٹھ کر (۱۴) کھانے سے قبل بسم اللہ اور (۱۵) دیگر دعائیں پڑھ کر (۱۶) تین انگلیوں سے (۱۷) چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر (۱۸) اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا (۱۹) ہر دو ایک لقمہ پر یا وَاجِدُ پڑھوں گا (۲۰) جو دانہ وغیرہ گر گیا اُٹھا کر کھالوں گا (۲۱) روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تا کہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں (۲۲) ہڈی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا (۲۳) بھوک سے کم کھاؤں گا (۲۴) آخر میں سنت کی ادائیگی کی نیت سے برتن اور (۲۵) تین بار اُنگلیاں چاٹوں گا (۲۶) کھانے کے برتن دھو کر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج ۲ ص ۷) (۲۷) جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بلا ضرورت نہیں اُٹھوں گا (۲۸) کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا (۲۹) خِلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیتیں

(۳۰) دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو ان سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا (۳۱) مسلمانوں کے قرب کی برکتیں حاصل کروں گا (۳۲) ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ پیش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا (۳۳) اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا (۳۴) کھانے کی نیتیں اور (۳۵) سنتیں بتاؤں گا (۳۶) موقع ملا تو کھانے سے قبل اور (۳۷) بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا (۳۸) غذا کا عمدہ حصہ مثلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا (۳۹) ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا (۴۰) کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہو سکا تو اس نیت کے ساتھ بلند آواز سے یا وَاجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پانی بیٹھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔ (سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے، اس طرح پینے میں زیادہ سیر ابی ہوتی ہے اور صحت کیلئے مفید وخوش گوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراہۃ التنفس فی الاناء۔۔۔الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ج۳، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزّوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاشربۃ، الحدیث ۳۷۲۸، ج۳، ص ۴۷۵)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراہۃ الشرب قائماً، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۱۱۱۹)

پانی پینے کی 15 نیتیں

از شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

(۱) عبادت (۲) تلاوت (۳) والدین کی خدمت (۴) تحصیلِ علمِ دین (۵) سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر (۶) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت (۷) اُمورِ آخرت اور (۸) حسبِ ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ نیتیں اُسی وقت مفید ہوں گی جبکہ فریز ریا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے) (۹) بیٹھ کر (۱۰) بسم اللہ پڑھ کر (۱۱) اُجالے میں دیکھ کر (۱۲) چوس کر (۱۳) تین سانس میں پیوں گا (۱۴) پی چکنے کے بعد الحمدللہ عزوجل کہوں گا (۱۵) بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی 6 نیتیں

از شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

(۱) بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا (۲) سستی اُڑا کر عبادت (۳) تلاوت (۴) دینی کتابت اور (۵) اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کرونگا (۶) پینے کے بعد الحمدللہ عزوجل کہوں گا۔

چلنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہئے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُروقار طریقے پر چلنا چاہئے۔ چلنے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

1 اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

2 لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج۴، ص۳۴۹)

3 راہ چلنے میں پریشان نظری سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آرہی ہو تو بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ رُک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق درمیانہ، تکبر سے بالکل پاک چال چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں راستے کے ایک طرف، اِدھر اُدھر جھانکے تاکے بغیر سر جھکا کر شریفانہ چال چلنے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا بھی سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر قبلہ شریف کی طرف روئے انور کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ زہے نصیب ہم بھی کبھی کبھی قبلہ رو ہو کر بیٹھیں تو کبھی مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں کہ یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے کاش! مدینہ پاک کی طرف رُخ کر کے بیٹھتے وقت یہ تصور بھی بندھ جائے اور زبانِ حال سے یہ اظہار ہونے لگے ؎

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر
یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا ادھر ہے

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

١ سرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے)۔ (مراۃ المناجیح، ج٦، ص٣٧٨)

٢ چارزانو (یعنی پالتی مارکر) بیٹھنا بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

٣ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہوجائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ٤٨٢١، ج٤، ص٣٤٤)

٤ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ٢، ص٢٢٩)

٥ بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ امام اہلسنّت مجدِدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں، پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج٢٤، ص٣٦٩/٤٢٤)

٦ کوشش کریں کہ اُٹھتے بیٹھتے وقت بزرگانِ دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

٧ جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

8 جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰)

9 مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں،
تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷)

10 جب کوئی عالم با عمل یا متقی شخص یا سیّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں، بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور کی سنّت قولی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اُٹھنے بیٹھنے کی سنتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سببِ وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔ لباس کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

۱ سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت سیّدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ (سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لباس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج۴، ص ۳۷۰)

۲ جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ

اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج۵، ص ۲۷۰)

۳ پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال، الحدیث ۴۱۴۱، ج۴، ص۹۶)

۴ پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

۵ عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ حضرت سیّدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔ (کنز العمال، کتاب المعیشۃ، الحدیث ۴۱۱۳۲، ج۸، ص۱۳۳)

۶ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستّر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب العمائم، الحدیث ۴۱۱۳۰، ج۱۵، ص۳۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فیشن والے لباس سے بچا اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق لباس پہننے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعلین پہننا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کیلئے جوتے نہایت ہی کار آمد ہیں۔ جوتا پہننے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:۔

1 کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہو گی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۵۹۵، ج ۲، ص ۲۴۶)

2 پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر اُلٹا اور اُتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزّوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، (کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخلعہا، الحدیث ۳۶۱۶، ج ۴، ص ۱۶۶)

3 جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لینا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سنّت ہے کہ اپنے جوتے اُتار لے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی الانتعال، الحدیث ۴۱۳۸، ج ۴، ص ۹۵)

4 جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

5 استعمالی جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ (سنّی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱)

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہی سوتے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سنت کے مطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں تو اِن شاء اللہ عزوجل ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔ اب سونے اور جاگنے کے بارے میں سنتیں اور آداب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:۔

۱ سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

۲ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰ

اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

۳ اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجہ، الحدیث ۳۷۲۳، ج ۴، ص ۲۱۴)

۴ دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رُخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔ (شمائل الترمذی، کتاب الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۵۳، ج ۵، ص ۵۴۹)

۵ قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۹) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضایقہ نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، ج ۵، ص ۳۲۲)

۶ کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

۷ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں کم سونے اور سنت کے مطابق سونے کی توفیق مرحمت فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر و برکت ہے۔ ایک دفعہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔ میں رَجب شریف کے مہینے میں ادا کردوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھوگے، نہ دوں گا۔ حضرت سیّدنا ابو رافع رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، واللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کردیتا۔ (اب میری وہ زرہ لے جا اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا) (المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج ۱، ص ۳۳۱)

مہمان باعثِ خیر و برکت ہے

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھری اونٹ کے کوہان پر رکھ دیں تو فوراً لڑھک کر نیچے کی طرف آجاتی ہے، مہمان کی وجہ سے خیر و برکت اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اسکے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔ (کشف الخفاء، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

دس فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ھیں

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی، اللہ عزّوجل کیلئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ عزّوجل اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ عزّوجل کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ عزّوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں "جَنَّةُ الْخُلْدِ" اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔ (کنز العمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج۹، ص۱۱۹)

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ عزّوجل کی رحمت کی چھما چھم برسات شروع ہو جاتی ہے اس قدر اجر و ثواب اللہ! اللہ!

مھمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رُخصت کرنے جائے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۸، ج۴، ص۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عمامہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔ امام اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، عمامہ سنتِ متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۶، ص۲۰۸، ۲۰۹)

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آٹھ ارشادات

۱ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر ۷۰ رکعتوں سے افضل ہیں۔ (فردوس الاخبار، باب الراء، فصل رکعتان، الحدیث ۳۰۵۴، ج۱، ص۴۱۰)

۲ عمامہ کے ساتھ نماز دَس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، الحدیث ۳۶۲۱، ج۲، ص۳۱)

۳ بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔ (الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، الحدیث ۱۸۱۷، ص۱۱۳)

۴ ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص۱۴۷)

۵ عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔ (المستدرک، کتاب اللباس، باب اعتموا تزدادوا حلماً، الحدیث ۷۴۸۸، ج۵، ص۲۷۲)

۶ عمامہ مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اُتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔ (فردوس الاخبار، باب العین، الحدیث ۴۱۱۱، ج۲، ص۹۱)

۷ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا، فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب التعمم، الحدیث ۴۱۹۰۶، ج۱۵، ص۲۰۵)

۸ عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستّر جمعہ کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الجیم، الحدیث ۲۳۹۳، ج۱، ص۳۲۸)

حکایت

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا، تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی، کیوں نہیں! فرمایا، اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۶، ص۲۱۵)

عمامہ مبارکہ کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئیں چنانچہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عمامہ شریف اسطرح باندھتے کہ شملہ مبارکہ سیدھے شانہ پر رہتا۔ نیز باندھتے وقت اسکی گردش بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارکہ پیشانی پر رکھتے اور اسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ، ج۱، ص۱۴۴)

عمامہ کے آداب

1 عمامہ سات ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو)۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس تحت الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص۱۴۸)

2 عمامہ کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۲۲، ص۱۸۲۔ بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، عمامہ کا بیان، ج۳، ص۵۵)

3 عمامہ اُتارتے وقت بھی ایک ایک کرکے پیچ کھولنا چاہیے۔ عمامہ قبلہ کی طرف رُخ کرکے کھڑے باندھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب التاسع فی اللباس۔۔۔ الخ، ج۵، ص۳۳۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں عمامہ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرض دینے کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، ہر قرض صدقہ ہے۔

سرورِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھاہوا دیکھا کہ صدقے کا ہر دِرہم' دس دِرہم کے برابر ہے اور قرض کا ہر دِرہم' اٹھارہ دِرہم کے برابر ہے۔ میں نے پوچھا جبرئیل! قرض، صدقے سے کس وجہ سے افضل ہے؟ عرض کی، سائل سوال کرتا ہے جبکہ اس کے پاس (مال) ہوتا ہے اور قرض طلب کرنے والا اپنی ضرورت کیلئے قرض طلب کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۲۵۴۹، ج۸، ص ۳۷۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنے کسی بھائی کو دو بار قرض دے گا، اللہ عزّوجل اس کو ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث ۲۴۳۰، ج۳، ص ۱۵۳)

امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تقویٰ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ بھی نہ تھاساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا۔ اس مکان کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے امام صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ اس سائے میں کھڑے ہوجایئے۔ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اوراگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ عند اللہ (اللہ عزّوجل کے نزدیک) کہیں سود لینے والوں میں میرا شمار نہ ہوجائے، کیونکہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایاہے کہ جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دھوپ میں ہی کھڑے رہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص۱۸۸، و کنز العمال، کتاب الدین، قسم الاقوال، الحدیث ۱۵۵۱۲، ج۶، ص۹۹)

اللہ اکبر! ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تقویٰ کیا ہی خوب تھا۔ بزرگانِ دین (رحمہم اللہ) کے دِلوں میں اللہ عزّوجل کا خوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ حضراتِ مقدسہ قدم قدم پر اللہ عزّوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

قیامت کے غم سے بچنے کیلئے

حضور تاجدارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیئے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اُتار دے۔ (یعنی معاف کر دے) (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، الحدیث ۱۵۶۳، ص ۸۴۵)

قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز پڑھانے کیلئے جنازہ لایا گیا تو حضور سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کیا گیا، ہاں اس پر قرض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جا سکے۔ عرض کیا گیا، نہیں۔ تو حضور سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو، (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا، اے اللہ عزّوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نمازِ جنازہ پڑھائی اور فرمایا، اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لیکر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رِہائی بخشے گا۔ (السنن الکبری للبیہقی، کتاب الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، الحدیث ۱۱۳۹۸، ج ۶، ص ۱۲۱)

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، وہ شخص جس نے اللہ عزّوجل کی راہ میں جان دی ہے (یعنی شہید ہوا ہے) اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۶)

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو لوگوں کا مال بطورِ قرض لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ عزّوجل اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس شخص نے مال بطورِ قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض۔۔۔ الخ، باب من اخذ اموال الناس۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۳۸۷، ج ۲، ص ۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جس شخص نے اپنی جان تک اللہ عزّوجل کی راہ میں قربان کر دی اس پر بھی اگر کسی کا قرضہ ہے اور وہ ادا کر کے نہیں آیا ہے تو وہ معاف نہ ہو گا کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک قرض خواہ معاف نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں فراخ دلی کے ساتھ بہ نیت ثواب حاجتمندوں کو قرض دینے اور قرضدار کے ساتھ نرمی کرنے اور اپنے اوپر آتا ہوا قرض دیانتداری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مریض کی عیادت کرنے کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہمارا کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو ہمیں وقت نکال کر اُس اسلامی بھائی کی عیادت کیلئے ضرور جانا چاہئے کہ کسی مسلمان کی عیادت کرنا بھی بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن بن عمرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کیلئے جاتا ہے اللہ عزّوجل اس پر پچھتر ۷۵ ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عزّوجل اس کیلئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عزّوجل اس پر پچھتر ۷۵ ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، الحدیث ۱۳، ۱۴، ج ۴، ص ۱۶۵)

حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

حضرتِ سیّدنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دِلاتے رہیں گے۔ (المسند للامام احمد، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۸۰، ج ۴، ص ۴۷)

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی اُمید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی

اسے جہنم سے ستر ۷۰ سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ۔۔۔ الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کیلئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے دعا لازمی کروانی چاہئے کہ مریض کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، الترغیب فی عیادۃ المرضی۔۔۔ الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۱۴۴۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی مریض کی عیادت کو جائیں تو مریض کیلئے بھی دعا کریں ایک دعا حدیثِ مبارکہ میں تعلیم فرمائی گئی ہے ہو سکے تو یہ دعا ہی پڑھ لیں۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزّوجل اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک اللہ عزّوجل سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجل! ہمیں عیادت کی سنت پر بھی عمل کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
